نمبر۲۷۲......بتصرف یسیر)

سیکولرازم

الحمد لله رب العالمین، والصلاة والسلام علی سید نا محمد خاتم النبیین وعلی آله وصحبه.

بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی، جو تنظیم اسلامی کانفرنس کے زیر اہتمام قائم ہونے والا ایک ادارہ ہے، جس کا صدر مقام جدہ ہے' اس کی کونسل کا گیارہواں اجلاس منامہ (بحرین) میں مؤرخہ/۲۵ تا ۳۰/رجب ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۴ تا ۱۹/نومبر ۱۹۹۸ء منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں کونسل نے 'سیکولرزم' کے موضوع پر پیش کیے جانے والے مقالات سے آگاہی حاصل کی۔ اس پر ہونے والے مناقشات نے امتِ مسلمہ کے تعلق سے اس موضوع کی اہمیت کی طرف توجہ مبذول کرائی۔

اس کی روشنی میں کونسل نے درج ذیل قرارداد منظور کی:

قرارداد (قرارداد نمبر ۹۹ (۱۱/۲))

اول: سیکولرزم (یعنی زندگی سے مذہب کی علیحدگی) کی نشو ونما چرچ کی ظالمانہ کارروائیوں کے خلاف ردِعمل کے طور پر ہوئی۔

دوم: اسلامی ممالک میں سیکولرزم کو سامراج اور اس کے مددگاروں کی طاقت اور استشراق کے اثرات کے نتیجے میں رواج ملا۔ اس کی بنا پر امتِ مسلمہ میں انتشار پیدا ہوا، صحیح عقیدہ میں شک کیا جانے لگا، امت کی درخشاں تاریخ مسخ ہوئی اور نئی نسل کو یہ وہم ہوا کہ عقل اور شرعی نصوص کے درمیان ٹکراؤ ہے۔ اس نے خود ساختہ نظاموں کو شریعت الٰہی کی جگہ دی، اباحیت اور اخلاقی آوارگی کو رواج ملا اور بلند اخلاق کی پامالی ہوئی۔

☆مضمضہ، مسح گوش واستنجا ☆ بہ سہ کرات شستن اعضا☆

سوم: سیکولرزم سے بڑے بڑے تخریبی افکار نکلے جو ہمارے ملکوں پر مختلف ناموں سے حملہ آور ہوئے، مثلاً نسل پرستی، کمیونزم، صہیونیت اور ماسونیت وغیرہ۔ اس سے امت کا قیمتی سرمایہ ضائع ہوا، اقتصادی حالات ابتر ہوئے اور ہمارے بعض ملکوں مثلاً فلسطین اور قدس پر ہمارے دشمنوں کو قبضہ کرنے میں آسانی ہوئی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سیکولرزم سے اس امت کا کچھ بھلا نہیں ہوا ہے۔

چہارم: سیکولرزم ایک خود ساختہ نظام ہے جو الحاد کی بنیاد پر قائم ہے۔ وہ اسلام سے بالکلیہ ٹکراتا ہے اور عالمی صہیونیت اور اباحیت پسند اور تخریبی نظریات سے اس کے ڈانڈے ملتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایک الحادی نظریہ ہے جو اسلام اور اس کے رسول ﷺ اور اہل ایمان کے نزدیک ناقابل قبول ہے۔

پنجم: اسلام مذہب بھی ہے اور ریاست بھی۔ وہ ایک مکمل نظامِ زندگی ہے۔ وہ ہر زمانہ اور ہر جگہ کا ساتھ دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اسلام زندگی سے مذہب کی علیٰحدگی کا قائل نہیں۔ وہ لازم قرار دیتا ہے کہ تمام احکام اسی سے حاصل کیے جائیں اور عملی زندگی کے تمام پہلو، خواہ ان کا تعلق سیاست سے ہو یا معاشیات سے، معاشرت سے ہو یا تربیت سے، یا ذرائع ابلاغ وغیرہ سے، سب اسلام کے رنگ میں رنگے ہوئے ہوں۔

اور کونسل سفارش کرتی ہے کہ:

سفارش

اول: مسلمانوں کے حکم رانوں کی ذمہ داری ہے کہ سیکولرزم کے طور طریقوں کو مسلمانوں اور ان کے ممالک سے دور رکھیں اور انھیں ان سے بچانے کے لیے ضروری تدابیر اختیار کریں۔

دوم: علماء کی ذمہ داری ہے کہ سیکولرزم کے خطرات سے آگاہ کرنے اور لوگوں کو ان سے ہوشیار کرنے کے لیے دعوتی جدّ وجہد کریں۔

سوم: اسکولوں، یونیورسٹیوں، تحقیقی مراکز اور انٹرنیٹ کے لیے ایک ہمہ گیر اسلامی

تربیتی پروگرام وضع کیا جائے، تاکہ سب کے لیے یکساں پروگرام رہے اور سب سے ایک انداز سے خطاب کیا جا سکے۔ مسجد کے پیغام کا احیاء کیا جائے۔ خطابت اور وعظ وارشاد سے دلچسپی لی جائے۔ اور اس کے ذمہ داروں میں ایسی صلاحیتیں پیدا کی جائیں کہ وہ زمانہ کے تقاضوں کا ساتھ دے سکیں، شبہات کا جواب دے سکیں اور شریعت کے مقاصد کی حفاظت کر سکیں۔

(مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں کتاب، جدید فقہی مسائل اوران کا مجوزہ حل (یعنی بین الاقوامی اسلامی فقہ اکادمی کے اجلاسوں کی قراردادیں اور سفارشات)۔
شائع کردہ ماڈرن اسلامک فقہ اکیڈمی پوسٹ بکس ۷۷۷۷ گلشن اقبال کراچی۔
ملنے کا پتہ: جامعہ نعیمیہ لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز کراچی لاہور، مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی کراچی...... مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی۔

☆باز تخلیل لحیہ استنشاق ☆ گفتم ایں جملہ را علی الاطلاق☆